امپلوئر(Employer) کا حرام رقم سے تنخواہ دینا اور ہمارا لینا کیسا؟

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا مجھ پر شرعاً ضروری و واجب ہے کہ میں اپنے امپلوئر(Employer) سے پوچھوں کہ وہ مجھے تنخواہ حرام کمائی سے دیتا ہے یا حلال سے ؟ اور ایسی جگہ پر نوکری (Job)کرنا کیسا ہے جہاں پتا ہوکہ مالک حرام وحلال دونوں طرح کا مال رکھتا ہے ؟اور کیا اس کا حرام یا حلال طریقے سے کمانا میری تنخواہ پر اثر کرے گا۔

سائل:نبیل احمد- لیسٹر(انگلینڈ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَونِ المَلِکِ الوَھَّاب اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَوَالصَّوَاب

آپ پر اپنے امپلوئر(Employer)سے یہ پوچھنا واجب نہیں کہ وہ آپ کو تنخواہ حرام مال سے دیتا ہے یا حلال سے اور جس امپلوئر(Employer) کے پاس دونوں طرح کا مال ہو یعنی حرام اور حلال وہاں نوکری کرنا جائز ہے اور وہ جوتنخواہ دے اس کا لینا بھی جائز ہے جب تک معلوم نہ کہ یہ چیز جو مجھے دے رہا ہے بعینہ مال ِ حرام ہے اور آج کل یہ امتیاز بہت مشکل ہے کس کو معلوم ہوتا ہے کہ امپلوئر(Employer) کا کونسا مال حلال اور کونسا حرام ہے ۔جب یہ سب کچھ معلوم نہ ہوتو اپنے کام کے بدلے اس کی جانب سے ملنے والی تنخواہ کا لینا جائز و حلال ہے۔

جیساکہ فتاوی ہندیہ میں ہے :**"اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي أَخْذِ الْجَائِزَةِ مِنْ السُّلْطَانِ قَالَ بَعْضُهُمْ يَجُوزُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ يُعْطِيهِ مِنْ حَرَامٍ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ نَعْرِفْ شَيْئًا حَرَامًا بِعَيْنِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ - رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى - وَأَصْحَابِهِ"**

علماء نے بادشاہ سے انعام وغیرہ لینے کے بارے میں اختلاف کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ جائز ہے جب تک معلوم نہ ہوجائے کہ وہ حرام مال سے ہی دیتا ہے اور امام محمدعلیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب کسی چیز کے حرام بعینہ ہونے کا ہمیں علم نہ ہو جاے تو ہم اسی قول کو اختیارکرتے ہیں -

(فتاوٰی ہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی ج5 ص 342)

اور اسی طرح سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ لرحمن فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں ارشادفرماتے ہیں :

جس کے پاس مال حلال وحرام مختلط (Mix) ہو۔ مثلا تجارت بھی کرتاہے اور سود بھی لیتا ہے اس کے یہاں کی نوکری شرعاً جائز ہے، اور جو کچھ بھی وہ دے اس کے لینے میں حرج نہیں ، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ یہ چیز جو ہمیں دے رہا ہے، بعینہ مال حرام ہے۔

(فتاوی رضویہ ج19 ص499)

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Date:24-10-2018

How is it for an employer to pay wages from harām money and for us to take it?

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله

QUESTION:

What do the scholars of the Dīn and muftīs of the Sacred Law state regarding the following issue: Is it wājib and essential for me in terms of sharī'ah to ask my employer whether the wage he pays me is from a halāl source or harām. Also, how is it to work in such a place where one knows the owner has both halāl and harām wealth. Will his earning via a halāl or harām method have an affect on my wage?

Questioner: Nabeel from Leicester, U.K.

ANSWER:

بسم الله الرحمن الرحيم
الجواب بِعَونِ المَلِکِ الوَهاب اللهم هدايةَ الحَق والصواب

It is not wājib for you to ask from your employer whether he pays your wage from harām or halāl wealth, and whichever employer has both forms of wealth i.e. halāl & harām, then it is permissible to work there, and it is also permissible to take such wage, provided that one doesn't know that what I am being given is harām wealth. Nowadays, it is very difficult to ascertain this; who knows which wealth of the employer is halāl and which is harām. When one does not know these things, then it is permissible & lawful to take the wage which is being given in exchange for one's work.

Just as it is mentioned in Fatāwā Hindiyyah,

"اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي أَخْذِ الْجَائِزَةِ مِنْ السُّلْطَانِ قَالَ بَعْضُهُمْ يَجُوزُ مَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ يُعْطِيهِ مِنْ حَرَامٍ قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى وَبِهِ نَأْخُذُ مَا لَمْ نَعْرِفْ شَيْئًا حَرَامًا بِعَيْنِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ - رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى – وَأَصْحَابِهِ"

"Scholars have differed over taking a wage, etc from a king, sultan, etc; some have said it is permissible so long as one does not come to know that it is actually harām wealth from which he gives from. Imām Muhammad, upon whom be mercy, states that when we don't know something is harām in its essence, then we will choose this opinion."

[Fatāwā Hindiyyah, vol 5, ch 2, pg 345]

Likewise, Sayyidī Āla Hazrat Imām e Ahle Sunnat Imām Ahmad Ridā Khān, upon whom be infinite mercies, states in reply to a question, that,

Whosoever has a mixture of harām & halāl wealth, for example, one has a certain business and one also takes usury i.e. interest, then this job is permissible for such

person according to sharīʼah, and there is also no problem in taking whatever he gives [as a wage], so long as one does not know that the thing which such person is giving you in essence is harām wealth.

[Fatāwā Ridawiyyah, vol 19, pg 499]

واللہ تعالی اعلم ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبہ ابو الحسن محمد قاسم ضیاء قادری

Answered by Mufti Qasim Zia al-Qadri
Translated by Haider Ali